بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ اوّل

پاکستان کی موجودہ حکومت کے بعض ذمہ دار حضرات کے غیر محتاط بیانات سے شہ پاکر ان دنوں کچھ نام نہاد دانشوروں بالخصوص انگریزی اخبارات کے کالم نویسوں نے اس قسم کی خیالات کا پرچار شروع کر دیا کہ نہ پاکستان کے قیام کا کوئی تعلق دین و مذہب سے تھا' نہ ہی اس کی بقاء اور استحکام کے لئے کسی دینی یا نظریاتی تشخص کی ضرورت ہے۔ ان دانشوروں کا یہ طرزِ عمل تحریک پاکستان کی تاریخ کو مسخ کرنے اور حق پر باطل کی ملمع کاری کی مذموم کوشش ہے۔ ان خیالات کا اظہار صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور' محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے ۴/اگست کو مسجد دار السلام میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پارسی مذہب سے تعلق رکھنے والے بزرگ دانشور کاؤس جی کی طرف سے اس طرح کے سیکولر نظریات کا پرچار کسی قدر قابل فہم ہے' لیکن زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ کئی مسلم دانشور بھی سیکولر ازم کی حمایت میں نظریہ پاکستان کی بڑھ چڑھ کر نفی کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ حیدر آباد دکن جیسے مسلم تہذیب کے وارث علاقے سے تعلق رکھنے والے پروفیسر شریف المجاہد نے یہ بھی کہا ہے کہ دو قومی نظریہ صرف قیام پاکستان تک موثر تھا' قیام پاکستان کے بعد اب اس کی کوئی عملی حیثیت نہیں۔ گویا شریف المجاہد اور ان کے ہمنوا مفکرین نہ صرف یہ کہ قائداعظم کے ان تمام اقوال و فرمودات کی نفی کر رہے ہیں جو ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء کے دوران پبلک کے سامنے تواتر کے ساتھ آتے رہے' بلکہ اس طرح درپردہ وہ قائداعظم کی کردار کشی کرنے کے درپے ہیں کہ گویا انہوں نے بھی بے اصولے سیاستدانوں کی طرح وقتی مصلحت کی خاطر دو قومی نظریئے کا سہارا لیا۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظم ہر لحاظ سے ایک سچے اور کھرے انسان تھے' ان کا ظاہر و باطن ایک تھا اور یہی وجہ ہے کہ کے بدترین دشمن بھی ان کے کردار کا لوہا ماننے پر مجبور ہوئے۔ ایک بار قائداعظم سے پوچھا گیا کہ پاکستان کا دستور کیسا ہو گا تو قائداعظم نے کہا تھا ہمارا دستور ۱۴۰۰ سال پہلے تیار ہو چکا ہے' ہمارا دستور قرآن ہے۔ اسی طرح قائداعظمؒ نے علامہ اقبال سے اپنی خط و کتابت کے ایک کتابی مجموعے کے پیش لفظ میں یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ اقبال کے خیالات سے پوری طرح متفق تھے۔ گویا قائداعظم اگر بانی اور معمار پاکستان ہیں تو علامہ اقبال مفکر و مصور پاکستان ہیں۔ جبکہ علامہ

(باقی اندرونی ٹائٹل' صفحہ ۳ پر)